12 جولائی 2014ء

اسٹیٹ بینک نے 15-2014ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 500 ارب روپے کا ہدف مقرر کردیا

اسٹیٹ بینک نے ملک میں زرعی پیداوار کی نمو (growth) میں سہولت دینے کے لیے 15-2014ء میں زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 500 ارب روپے کا ہدف مقرر کردیا ہے۔ اس بات کا اعلان 12 جولائی 2014ء کو اسٹیٹ بینک لاہور میں منعقد ہونے والے ایگریکلچر کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی (ACAC) کے سالانہ اجلاس میں کیا گیا۔ وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے زرعی شعبے کی اعانت کرنے والے تمام فریقوں اور بینکار برادری کی حوصلہ افزائی کے لیے اجلاس کے بعد اس میں شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک اشرف محمود وتھرا نے کہا کہ وزیر خزانہ اور حکومت معیشت کے اس اہم شعبے کی ترقی میں بے حد دلچسپی رکھتی ہے کیونکہ یہ شعبہ بلند معاشی نمو اور غربت کے خاتمے کے وسیع تر قومی مقاصد کے حصول کے لیے کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔

پاکستان میں زراعت کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زراعت کا شعبہ معیشت کا ایک لازمی جز ہے جس کا جی ڈی پی میں حصہ تقریباً 20 فیصد ہے جبکہ ملک کی تقریباً نصف افرادی قوت اس شعبے سے وابستہ ہے۔ یہ شعبہ براہ راست تین تہائی آبادی کی اعانت کرتا ہے اور ملک کی زرمبادلہ آمدنی میں بھی اس کا ایک بڑا حصہ ہے۔ گورنر نے زور دیا کہ زرعی پیداوار کو بڑھانے اور معاشی نمو میں تیزی کے لیے ہمیں وسائل کے بہترین استعمال کے ذریعے پیداواریت بڑھانے اور کاشت کاری کی جدید تکنیکوں کے استعمال کی ضرورت ہے۔ اس شعبے میں وسیع امکانات موجود ہیں جن سے بہتر انداز میں استفادہ ضرورت کے مطابق مالی وسائل کی دستیابی سے ہی ممکن ہے۔

کاشت کار برادری کی قرضوں تک رسائی میں بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے گورنر نے بتایا کہ عبوری اعداد وشمار کے مطابق مالی سال 14-2013ء کے آخر تک (30 جون 2014ء) تقریباً 389 ارب روپے کے قرضے تقسیم کیے جاچکے ہیں جو کہ 380 ارب روپے کے نظرثانی شدہ ہدف سے زیادہ ہے۔

گورنر اشرف محمود وتھرا نے کہا کہ اسٹیٹ بینک زرعی شعبے کے لیے قرضوں میں اضافہ کرنے کی طویل عرصہ سے کوششیں کررہا ہے۔ جس کے نتیجے میں زرعی قرضوں کی تقسیم میں بتدریج اضافہ ہوا ہے اور یہ مالی سال 07-2006ء کے 169 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 13-2012ء میں 333 ارب روپے تک پہنچ گئے اور ان میں 10 فیصد سالانہ سے زائد کی نمو ہوئی ہے۔ 14-2013ء کے لیے 380 ارب روپے کا نظرثانی شدہ ہدف مقرر کیا گیا تھا جس کا حصول اسٹیٹ بینک اور بینکوں دونوں کے لیے دشوار تھا، لیکن اسے نہ صرف حاصل کیا گیا بلکہ ہدف سے زیادہ قرضے دیے گئے۔

حکومت کی جانب سے 15-2014ء کے لیے مقرر کردہ 500 ارب روپے کے علامتی ہدف کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ’’ہم بطور بینکار برادری اس چیلنج کو خوشی سے قبول کرتے ہیں اور اس جارحانہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے پورے خلوص سے کوشش کی جائے گی۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک نے اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ایک حکمت عملی وضع کی ہے تاہم اس کے حصول کے لیے بینکوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ان کی اعلیٰ مینجمنٹ کی پوری سنجیدگی سے وابستگی ضروری ہوگی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے نمائندوں سے درخواست کی کہ وہ آپریشنز کو مؤثر انداز میں انجام دینے کے لیے بینکاری صنعت خصوصاً زرعی قرضے فراہم کرنے والے بینکوں کو یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ انہیں ہر قسم کا تعاون فراہم کریں گے۔ انہوں نے بینکوں پر زور دیا کہ زرعی شعبے کو مناسب مالی وسائل کی فراہمی کے ذریعے معاشی نمو و ترقی کے قومی مقاصد کے حصول میں بامقصد کردار ادا کرنے کا یہ سنہری موقع ہے۔ گورنر نے یہ نشاندہی بھی کی کہ بینکوں کے مجموعی قرضوں میں زرعی قرضوں کا حصہ تقریباً 5.7 فیصد ہے اور ان کی مجموعی رسائی 2.15 ملین قرض گیروں (borrowers) سے زائد ہے جبکہ ملک میں کاشت کار گھرانوں کی تعداد 8.3 ملین ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے پاس اپنے زرعی قرضوں کے portfolio میں توسیع کرنے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ تخمینوں کے مطابق رسمی بینکاری نظام سے زرعی شعبے کے قرضوں کی ضروریات کا صرف 35 سے 40 فیصد تک پورا کیا جارہا ہے جبکہ دیگر ضروریات قرض دینے کے غیر ادارہ جاتی ذرائع سے پوری کی جارہی ہیں۔

وفاقی وزیر خزانہ جو بعد میں اجلاس میں شریک ہوئے، انہوں نے کہا کہ زرعی پیداواریت میں بہتری لانے کے لیے بلند یافت (yield) کا حامل خام مال، منڈیوں تک رسائی اور سب سے اہم ضرورت کے مطابق قرضوں تک رسائی کلیدی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس لیے غذائی سیکورٹی یقینی بنانے، غربت میں کمی، معاشی نمو کو بڑھانے، صنعت کاری کو فروغ دینے (کیونکہ ہماری بیشتر صنعتیں اپنا اہم خام مال زرعی شعبے سے حاصل کرتی ہیں) میں زراعت کے کلیدی کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ایک پائیدار اور نفع بخش زرعی شعبے کو

ترقی دینے میں پوری طرح سنجیدہ ہے۔اس ضمن میں نیشنل فوڈ سیکورٹی کونسل کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔یہ کونسل صوبوں کے درمیان پالیسی تعاون یقینی بنانے اور پیداواریت میں بہتری،منڈی کی اصلاحات،قدر اضافی (value addition)اور قیمتوں کی ذمہ دار ہوگی تاکہ کاشت کاروں کو مستحکم آمدنی حاصل ہو سکے۔مزید برآں،حکومت نے زرعی شعبے کے لیے سہولتوں اور اعانت پر مبنی ایک پیکج کی بھی منظوری دی ہے جس میں چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم،25 ایکڑ تک زمین کی ہولڈنگ پر سی ایل آئی پریمیم واپسی کی وسعت میں اضافہ،10 مویشیوں تک فنانسنگ حاصل کرنے والے تمام کاشت کاروں کے لیے لائیو اسٹاک انشورنس اسکیم،ویئرہاؤسنگ کلیئرنگ سسٹم اینڈ ریسیٹ فنانسنگ میکانزم کے قیام کے لیے ضوابطی طریقہ کار کا آغاز اور مکران ڈویژن،گلگت بلتستان،ضلع سوات اور فاٹا جیسے خصوصی علاقوں میں پروسیسنگ کی صنعتیں لگانے کے لیے سہولتیں شامل ہیں۔ان اقدامات سے کاشت کار برادری کے ساتھ ساتھ بینکوں کو بھی سہولت ملے گی کہ وہ اس شعبے کے لیے مالی رسائی میں اضافہ کریں۔

وزیر خزانہ نے فریقوں کو یقین دہانی کرائی کہ جہاں بھی وفاقی حکومت کی اعانت کی ضرورت ہوگی،وہاں پر وہ اپنا کردار سرگرمی سے ادا کرے گی تاکہ زرعی شعبے کو پائیدار بنیادوں پر ترقی دی جائے اور اس میں بڑی تبدیلی لائی جاسکے۔

اجلاس کے اختتام پر ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک سعید احمد نے بچتیں جمع کرنے اور معیشت کے تمام پیداواری شعبوں کو فنڈنگ کی فراہمی میں اہم اور تعمیری کردار ادا کرنے پر بینکوں کے کردار کی تعریف کی۔انہوں نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا تمام فریق ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔انہوں نے تمام شرکاء کو افطار ڈنر کی دعوت دی،جس کا اہتمام گورنر نے معزز مہمان خصوصی کے اعزاز میں کیا تھا۔

☆☆☆☆☆